وادیِ نیلم آزاد کشمیر کے سیاحتی مقامات

نجمہ ظہور
پی ایچ ڈی اسکالر (کشمیریات)
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

نصرت نثار، پی ایچ ڈی
اسسٹنٹ پروفیسر کشمیریات، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

TOURIST SPOTS IN NĪLAM VALLEY AZAD KASHMIR

Najma Zahoor
PhD Scholar (Kashmir Studies)
Punjab University Oriental College, Lahore

Nusrat Nisar, PhD
Assistant Professor of Kashmir Studies
Punjab University Oriental College, Lahore

Abstract

Azad Kashmir is known as a tourists' paradise all over the world due to its beautiful scenery and tranquil environment. The beautiful Nīlam Valley is located in the northeast of Azad Kashmir, 240 KM away from Muzaffarabad. The evergreen forests, healing herbs, snow-capped peaks surrounded by forests, colorful flowers, freshwater springs, singing and winding streams and waterfalls are no less than a feast for tourists. The paper highlights the tourists' spots in Nīlam Valley in detail.

Keywords:
Azad Kashmir, Muzaffarabad, Nīlam Valley, Kundal Shahi, Jagrān, Davarian, Lavāt, Shārda

آزاد جموں وکشمیر اپنے فطری حسن، دل کش نظاروں اور پر سکون ماحول کی بہ دولت دنیا بھر میں سیاحوں کی جنت کے نام سے مشہور ہے۔ کشمیر سرسبز پہاڑوں، دل کش وادیوں اور شور مچاتی آب شاروں سے مالا مال ہے۔ آزاد کشمیر کی وادیِ نیلم کو قدرت نے نہایت فیاضی سے حسن و دل کشی اور رعنائی عطا فرمائی ہے ۔وادیِ نیلم مظفر آباد آزاد کشمیر کے شمال مشرق میں واقع ہے جو مظفر آباد سے دو سو چالیس کلو میٹر کی مسافت تک پھیلی ہوئی حسین و جمیل وادی ہے ۔ وادی کے سرسبز جنگلات، ادویات سازی میں استعمال ہونے والی جڑی بوٹیاں، جنگلات سے گھرے ہوئے برف پوش بلند و بالا پہاڑ، مختلف رنگوں کے خودرو پھول، پرندے، شیریں و شفاف ٹھنڈے پانی کے چشمے، نغمہ خوانی کرتے ندی نالے اور آب شاریں سیاحوں کے لیے بے حد مسرت کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔اس مقالے کا مقصد وادیِ نیلم کے ان مقامات کو اجاگر کرنا ہے جو سیاحوں کی دل چسپی کا مرکز ہیں۔

موجودہ دور میں سیاحت کئی ممالک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتی ہے۔ بعض ممالک اس پر خصوصی توجہ دے کر ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو گئے ہیں حالاں کہ ان ممالک کو وہ قدرتی حسن و دل کشی حاصل نہیں جو خطہ کشمیر کو حاصل ہے۔

کشمیر خالق کائنات کے حسن تخلیق کا ایک ایسا شاہ کار ہے جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے ہر دور میں حسن فطرت کے پرستار دنیا کے کونے کونے سے اس خطے میں آتے رہے ہیں۔اس خطہ ارضی کو دست قدرت نے جس مہارت سے تراشا ہے اس کی نظیر دنیا کا کوئی اور خطہ پیش نہیں کر سکتا۔(۱) یہ ریاست قدیم تاریخی ورثے کی امین بھی ہے، سیاحتی نقطہ نظر سے یہ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لیے جنت ہے۔اس کی وادیاں اور اس میں موجود قدرتی جھیلیں کسی بھی یورپی ملک سے زیادہ خوب صورت ہیں،اس کا قدیم ترین تاریخی ورثہ کسی بھی بین الاقوامی تاریخی ورثے سے کم نہیں ہے۔زمانہ قدیم میں علم کے فروغ کے لیے یونیورسٹیاں اور عبادت گاہیں تعمیر کی گئیں۔ بادشاہوں نے اپنے رہنے کے لیے بڑے بڑے محلات اور بیرونی حملہ آوروں سے بچنے کے لیے قلعے تعمیر کیے۔

وادیِ نیلم آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کے شمال کی جانب چہلہ بانڈی سے شروع ہو کر تاؤبٹ تک پھیلی ہوئی ہے۔یہ وادی اپنے نام کی طرح نہایت ہی خوب صورت ہے۔یہ آزاد کشمیر کا

انتہائی خوب صورت علاقہ ہے جو دارالحکومت مظفرآباد کے شمال مغرب میں دریاے نیلم کے ساتھ دونوں اطراف میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ آزاد کشمیر کا واحد ضلع ہے جس کی سرحدیں بھارتی مقبوضہ کشمیر کے تین اضلاع بارہ مولا، کپواڑہ اور بانڈی پورہ جب کہ دوسری طرف گلگت اور مغرب میں خیبر پختونخواہ سے ملتی ہیں۔اس کی اٹھ مقام اور شاردا دو تحصیلیں ہیں۔ رقبے کے لحاظ سے یہ آزاد کشمیر کا سب سے بڑا ضلع ہے۔ بانڈی پورہ سے آنے والا دریا کشن گنگا تاؤبٹ کے مقام پر وادیِ نیلم میں داخل ہوتا ہے اور آزاد کشمیر میں داخل ہوتے ہی دریائے نیلم بن جاتا ہے۔ وادی میں گزرنے والا دریاے نیلم اور اندرون وادی بہنے والے نالے جاگراں، نگدر، لوات، دوایاں، کھریگام ،خواجہ سیری، سرگن اور شونٹر وادی کے فطری مناظر سہانے خواب کے روپ میں ڈھالتے ہیں اسی طرح وادی میں جنگلی حیات ٹھنڈے شفاف پانیوں کے چشمے، لذیذ مچھلی ٹراؤٹ اور آثار قدیمہ کی موجودگی سے سیاح بھرپور لطف اندور ہوتے ہیں۔ یہ علاقہ سیاحت کے لیے مثالی ہے۔ نانگاپربت کا ایک حصہ اس علاقے میں ہے جس کا سب سے اونچا حصہ سروالی بلند چوٹی ہے۔اس کے علاوہ وادی کاغان کی طرح دریاے نیلم اور جاگراں نالہ بھی ماہی گیری کے لیے مشہور ہے۔(۲) دنیا کی بہترین ٹراؤٹ مچھلی وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ یہ وادی تقریباً ۳۷۰ چھوٹے بڑے گاؤں پر مشتمل ہے۔

وادیِ نیلم کے چند مشہور مقامات میں ٹیٹوال، چلہیانہ، صندوق ماربل، کنڈل شاہی، سالخلہ، جاگراں، چھلکا، اٹھ مقام ،لوات،دودنیال، نیلم گاؤں، دواریاں، شاردا یونیورسٹی، ہلمت، نگدر، کھرگام، پھلاوئی، جانوئی، قمری، سرداری، کیل، اڑنگ کیل،اپر نیلم ویلیج، کیرن، کٹن، دھنی، نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پلانٹ، کیل سیری، مچھل واٹر فال، چٹا کٹھا جھیل، ہنس راج جھیل، تاؤبٹ، شونٹھر رتی گلی جھیل، بابون پتلیاں، کالاسر، جھیل گٹیاں، جھیل ہنس راج بہت مشہور مقامات ہیں۔(۳) کنڈل شاہی اور دھنی کی آب شاریں اپنی خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اڑنگ کیل اور اپر نیلم خوب صورت ترین سیاحتی مقامات میں شمار ہوتے ہیں۔اڑنگ کیل سے آزاد کشمیر کی بلند ترین چوٹی سروالی کا بھی نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ گنجا پہاڑ، نی مالی، چونچ پہاڑی، ہری پربت کی مشہور اور بلند ترین چوٹیوں کا نظارہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ شاردا کے مقام پر بدھ مت دور کی ایک تاریخی یونیورسٹی بھی ہے جس کو دیکھنے کے لیے پوری دنیا

سے سیاح آتے ہیں، یہاں آثار قدیمہ کے کئی تاریخی مقامات موجود ہیں۔تاؤبٹ کا خوب صورت گاؤں وادیِ نیلم کا آخری گاؤں ہے جس کے ایک طرف مقبوضہ کشمیر اور دوسری طرف گلگت بلتستان کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں سے ایک راستہ کارگل اور دیوسائی کی طرف بھی نکلتا ہے۔ وادیِ نیلم میں ہر سال لاکھوں سیاح اس وادی کی خوب صورتی کو دیکھنے آتے ہیں اور ان کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ رتی گلی جھیل، ہنس راج جھیل، سرال جھیل، چٹا کٹھہ جھیل اور شونٹھر جھیل وادیِ نیلم کی خوب صورت اور مشہور ترین جھیلیں ہیں۔

پٹہیکہ: یہ مظفر آباد سے سترہ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے جہاں بچوں کی دل چسپی کے لیے تفریح کا بہترین انتظام ہے اور یہ وادیِ نیلم کا نقطۂ آغاز بھی ہے۔ یہ قصبہ پہاڑوں کے درمیان دریا کے دونوں اطراف آباد ہے۔ یہ مقام سیاحوں کے لیے تفریح گاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں شعبہ جنگلی حیات کی مچھلی کی افزائش گاہ کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹا سا چڑیا گھر بھی موجود ہے۔ محکمہ سیاحت نے یہاں ایک سیاحتی گھر بھی تعمیر کیا ہے۔

کنڈل شاہی: وادیِ نیلم کا تجارتی مرکز کنڈل شاہی مظفر آباد سے چوہتر کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ سطح سمندر سے ۴۰۵۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہ شاہراہ نیلم کے کنارے جاگراں نالہ اور دریائے نیلم کے سنگم پر واقع ہے۔ یہاں پر ایک چھوٹا سا تجارتی مرکز بھی ہے۔ کنڈل شاہی کا قصبہ وادی کے اس مقام پر واقع ہے جہاں جاگراں نالہ دریائے نیلم میں گرتا ہے۔ کنڈل شاہی میں ایک شان دار آب شار ہے جو سیاحوں کو اپنے سحر میں جکڑتی ہے اور دل فریب منظر پیش کرتی ہے۔(۴) یہاں پر دریائے نیلم میں ٹراؤٹ مچھلی بھی پائی جاتی ہے۔ سیاحوں کے لیے ہوٹل موجود ہیں۔

سالخلہ: کنڈل شاہی سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر دریائے نیلم اور سڑک کے بالمقابل معلق پل عبور کرنے کے بعد سالخلہ کا مقام آتا ہے، درختوں کے جھرمٹ میں گھرا یہ مقام کیف بخش ماحول فراہم کرتا ہے، یہاں سیاحوں کی سہولت کے لیے سیاحتی جھونپڑیاں بھی بنائی گئی ہیں نیز مچھلیوں کی سرکاری افزائش گاہ بھی ہے۔(۵)

کٹن/جاگراں: کٹن کا گاؤں کنڈل شاہی سے دس کلو میٹر پر واقع ہے۔ایک سڑک جاگراں نالہ سے ہوتی ہوئی بلندی کی جانب جاتی ہے جہاں یہ قصبہ واقع ہے۔آزاد کشمیر کے محکمہ سیاحت نے یہاں چند سیاحتی گھر بھی بنائے ہیں ان میں سے بعض جاگراں نالے پر اس طرح بنائے گئے ہیں کہ ان کے نیچے پانی بہتا ہے جب کہ اطراف میں سرسبز و شاداب جنگلات، برف پوش پہاڑوں میں گھرے ہوئے ہیں۔یہاں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش کا فارم بھی ہے۔(٦) یہاں سے کوہ ہمالیا کا سلسلہ بھی شروع ہوتا ہے جو وادی کاغان،اسکردو اور چلاس تک جاتا ہے۔اس علاقے میں سردیوں میں شدید برف باری ہوتی ہے جب کہ گرمیوں میں موسم خوش گوار ہوتا ہے۔جاگراں میں ہائیڈرل الیکٹرک پاور پراجیکٹ بھی قائم ہے۔

اٹھ مقام: اٹھ مقام وادیِ نیلم کا ایک خوب صورت مقام ہے۔یہ وادیِ نیلم کا مرکزی شہر اور بہت خوب صورت تفریحی مقام کنڈل شاہی سے ۱۰ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔یہاں پھلوں کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے۔ضلع نیلم کا ضلعی ہیڈ کوارٹر ہونے کے ناطے یہ سیاحوں کے لیے ٹیک آف پوائنٹ کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔سیاحوں کے لیے ضروریاتِ زندگی کی تمام چیزیں مہیا ہیں۔اپنے قدرتی حسن اور دل کشی کی وجہ سے سیاحوں کے لیے ہمیشہ پرکشش رہا ہے۔یہ فطری مناظر سے بھرپور ایک دل کش مقام ہے۔

کیرن: یہ اٹھ مقام سے تقریباً نو کلو میٹر کے فاصلے پر دریائے نیلم کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔یہ سطح سمندر سے ۱۵۲۴ میٹر کی بلندی پر واقع ہے اور لائن آف کنڑول کے قریب ہے۔یہ قدرت کے دل کش مناظر پیش کرتا ہے۔یہاں ایک چھوٹا سا بازار اور سیاحتی گھر بھی ہیں۔دریا کے پار یعنی نیلم کے کنارے ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر کو دیکھا جا سکتا ہے۔

اپر نیلم: اپر نیلم ایک خوب صورت گاؤں ہے، کیرن سے آدھے کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔یہ سرسبز و شاداب گاؤں جنگلی پھلوں اور جنگلی حیات کی وجہ سے سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ملک کے کونے کونے سے سیاح اس مقام کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔اس کی ایک اور قابلِ ذکر خصوصیت یہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر کا علاقہ یہاں سے کھڑے ہو کر دیکھا جا سکتا ہے۔محکمہ سیاحت نے بالائی اور زیریں نیلم میں سیاحوں کی سہولت کے لیے جھونپڑیاں بنائی ہوئی ہیں۔یہاں لکڑی کے خوب صورت نقش و نگار سے مزین مکانات

اور گھنے جنگلات ہیں، یہ گاؤں چاروں اطراف سے دیار کے درختوں میں گھرا بہت ہی خوب صورت اور دل فریب منظر پیش کرتا ہے۔

وادی پتلیاں لوات: وادی لوات مشہور چینی فلسفی اور مذہبی رہنما لوات کے نام سے منسوب ہے جو تاؤازم کا بانی تھا۔ یہاں پر لوات نالا ہے۔ جوں جوں لوات کے ساتھ سفر کریں، یہ کشادہ ہوتا جاتا ہے اور اس کے گرد سرسبز میدان اور پہاڑی چوٹیاں ایک دیدنی منظر پیش کرتی ہیں۔ پتلیاں کی کشادہ وادی دیکھنے والے پر سحر طاری کر دیتی ہے۔ پتلیاں سے ایک راستہ کاغان کے علاقہ دس چالی اور دوسرا رتی گلی تک جاتا ہے۔ سیاحت سے دل چسپی رکھنے والے مقامی اور غیر مقامی افراد ان راستوں پر سفر کر کے خوب صورت نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پتلیاں چوٹیوں پر روبی اور بلور کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔(۷)

دواریاں: دواریاں گاؤں نیلم سے تقریباً تیرہ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۱۶۱۵ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ یہ پہاڑوں کے بیچ ایک خوب صورت گاؤں ہے۔ یہ ایک سرسبز اور دل کش مقام ہے جو چشموں اور گھنے جنگلوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہاں سے ایک راستہ رتی گلی کی طرف جاتا ہے۔ رتی گلی میں ۲۸۰۰ میٹر کی بلندی پر ایک حسین قدرتی جھیل موجود ہے۔ ایک سڑک وادی کاغان کو وادیِ نیلم سے ملاتی ہے۔ رتی گلی سے مغرب کی طرف تقریباً تیس کلو میٹر کا سفر کر کے وادی کاغان میں پہنچا جا سکتا ہے۔ دواریاں کی سڑک کے ساتھ ضروریات زندگی کی سہولیتں موجود ہیں۔

نوری ٹاپ: وادیِ نیلم کا بلند ترین اور دل کش صحت افزا مقام نوری ٹاپ سطح سمندر سے ۱۲,۹۰۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ یہ وادیِ نیلم کا ایک جدید اور پر کشش تفریحی مقام ہے۔ درہ نوری ناڑ وادیِ نیلم کو وادی کاغان سے ملانے والا اہم درہ ہے۔ شاردا کے قریب سرگن نالہ کے ساتھ ایک راستہ نوری ٹاپ کی طرف نکلتا ہے، یہاں ہر طرف سبز مخملی فرش بچھا نظر آتا ہے، نوری ٹاپ قدرتی اور فطری مناظر کا انتہائی خوب صورت مرقع ہے۔ یہ جگہ اپنے سکون بخش سکوت، محل وقوع اور دل کش مناظر کے اعتبار سے بے مثال ہے۔ اس کے دامن میں سرسبز وادیاں ایک دل کش منظر پیش کرتی ہیں۔(۸)

شاردا: شاردا وادیِ نیلم آزاد کشمیر کی ایک دل کش اور دل فریب جگہ ہے۔ یہ دواریاں سے تیس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک سرسبز اور دل فریب مقام ہے۔ اس کا دایاں کنارہ گھنے جنگل سے ڈھکا ہوا

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۹۷، شمارہ ۲، مسلسل شمارہ: ۳۶۲، سال ۲۰۲۲ء

ہے۔ شاردا کو وادیِ نیلم کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر دو چوٹیاں شاردا اور نارد ہ ہیں جن کی وجہ سے اس علاقے کو شاردا کا نام دیا گیا۔ روایت کے مطابق ان دونوں چوٹیوں کو یہ نام قدیم زمانے میں دو شاہزادیوں کی نسبت سے دیے گئے تھے۔ یہاں پر دریاے نیلم کے اوپر ایک پل ہے، دریا کی دوسری طرف قصبے کے عقب میں بلند و بالا پہاڑ ہیں جو دیودار اور چیڑ کے درختوں سے ڈھکے ہوئے ہیں جہاں دریاے نیلم میں سرگن نالہ آکر ملتا ہے۔ اس مقام پر ٹراؤٹ مچھلی کا عمدہ شکار ہو سکتا ہے۔ سرگن نالے سے درہ نوری ناڑ کو عبور کر کے وادی کاغان بھی پہنچا جا سکتا ہے۔ شاردا میں صدیوں پرانے بدھ مت کے آثار اور ڈوگرہ عہد کا ایک قلعہ تاریخ سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے اہم ہے۔(۹)

کیل: مظفر آباد سے ایک سو پچپن کلو میٹر اور شاردا سے انیس کلو میٹر کے فاصلے پر کیل کی ایک چھوٹی سے وادی ہے۔ یہ وادیِ نیلم میں ایک خوش گوار مقام ہے۔ بے پناہ قدرتی حسن اور رنگینیوں سے بھرپور یہ وادی سطح سمندر سے ۶۸۸۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ کیل ایک خوب صورت قصبہ ہے، اس مقام پر شونٹھر نالہ دریاے نیلم سے ملتا ہے۔ کوہ پیمائی کی سر گرمیوں کا ایک بیس کیمپ ہے جہاں سے ہو کر سروالی چوٹی اور سروالی گلیشیر تک باآسانی سفر کیا جا سکتا ہے۔ یہ دونوں آزاد کشمیر کی بلند ترین چوٹیاں اور بلند ترین گلیشیر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ مقام اپنے پر سکون ماحول اور گرد و پیش کے فطری مناظر کے حسن کی وجہ سے قابل دید ہے۔

اڑنگ کیل: اڑنگ کیل اونچی جگہ پر واقع دریاے نیلم کے دوسری طرف ایک خوب صورت گاؤں ہے جو کیل سے جنوب کی جانب ۲ کلو میٹر ایک پہاڑی کو عبور کرنے کے بعد سرسبز میدان کی صورت نظر آتا ہے۔ یہ گاؤں خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے چاروں طرف گھنا جنگل جب کہ جنوب کی جانب بلند پہاڑ ہے جس کے اوپر گلیشیر بہہ کر گاؤں کے پچھلے کنارے تک آتا ہے۔ اڑنگ کیل خوابوں کی وادی ہے اور وادیِ نیلم کے ماتھے پر ایک حسین جھومر ہے۔ اڑنگ کیل تک پہنچنے کے لیے کیبل کار جس کو مقامی زبان میں ڈولی بولتے ہیں، استعمال ہوتی ہے۔ کیبل کار سے اترنے کے بعد پیدل آدھے گھنٹے کی مسافت پر خوابوں کی وادی ہے جہاں پہنچ کر قدرت کا شاہ کار دیکھ کر انسان کی ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے اور انسان ان حسین وادیوں کی آغوش میں کھو جاتا ہے۔

گریس: کیل سے تقریباً تیس کلو میٹر آگے ہے جو اونچی ہمالیہ کی گہرائی میں واقع ہے۔ یہ وادی برف پوش پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے۔ اس میں بے شمار متنوع جان دار اور جنگلی حیات ہیں جن میں ہمالیائی بھورا ریچھ اور برفانی چیتا بھی شامل ہیں یہ وادی برزیل درّے کے بہت قریب واقع ہے جو گلگت بلتستان کے ضلع استور کی طرف ہے۔ بھاری برف باری کی وجہ سے یہ وادی سال کے چھ مہینوں میں کٹ کر رہ جاتی ہے۔ ہلمت، تاؤبٹ جاناوائی، پھولاوئی اور سرداری یہاں کی خوب صورت ترین جگہیں ہیں۔(۱۰)

ہلمت: یہ خوب صورت اور پر فضا مقام کیل سے انچاس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کا قدرتی ماحول بے حد نشاط آفریں ہے، دل کش اور روح پرور مناظر دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تاؤبٹ: وادیِ نیلم کے انتہائی شمال میں تاؤبٹ واقع ہے۔ یہ وادی انتہائی خوب صورت ہے جس کی کسی بھی زاویے سے لی گئی تصویر قدرتی حسن کا ایک شاہ کار ہوتی ہے۔ گھنے جنگلات، سر سبز میدان، رنگ برنگے پھول، دودھ کی مانند بہتا پانی الغرض ہر لحاظ سے تاؤبٹ حسین ترین مقام ہے۔ یہ وادی قدرت کا ایسا شاہ کار ہے جس کے اجزائے ترکیبی حسین ترین رنگوں سے تخلیق کیے گئے ہیں۔ یہاں کے قدرتی مناظر دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی مصور نے اس کو تراشا ہو۔ تاؤبٹ پہنچ کر دریاے نیلم قدرے دور ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ شفاف ندی اور اس کے پس منظر میں گہرے سبز جنگلات والی بلندیاں ماحول پر چھا جاتی ہے۔(۱۱) رنگارنگ پھولوں اور گھاس کے قالین سے مزین کہیں ہم وار اور کہیں اونچے نیچے میدان دل فریب منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ وادیِ نیلم کا آخری مقام ہے۔

شونٹھر ویلی: شونٹھر ویلی وادیِ نیلم کی آخری ذیلی ویلی ہے جو کیل سے تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس وادی کو اللہ پاک نے قدرتی حسن سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ شونٹھر کے مشہور گاؤں میں کلالوٹ، ٹھنڈا پانی، گرم ناڑ، دومیل لوئر، بیلہ، آڑکسی، حوض چٹا کھٹا کا بیس کیمپ، اپر دومیل وغیرہ شامل ہیں جہاں کشمیر کی سب سے اونچی جگہ سروالی چوٹی بھی موجود ہے۔ جابہ جا آب شاریں، ٹھنڈے پانی کے چشمے، چراگاہیں، خانہ بہ دوشوں کے چلتے قافلے، بہتی ندیاں، چٹا کھٹا جھیل اور سپون لیک وادی شونٹھر کی خوب صورتی میں بے پناہ اضافہ کرتی ہیں۔ شونٹھر کو قدرت نے بے پناہ وسائل سے نوازر کھا ہے۔ شونٹھر ٹاپ کی دوسری طرف گلگت کا علاقہ استور واقع ہے۔ کیل سے ڈیڑھ دن کی مسافت پر شونٹھر ٹاپ

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۹۷، شمارہ ۲، مسلسل شمارہ: ۳۶۲، سال ۲۰۲۲ء

کو سر کیا جا سکتا ہے۔ چٹا کھٹا جھیل بیس کیمپ سے پیدل چھ سات گھنٹوں کی مسافت پر واقع ہے یہ جھیل انتہائی خوب صورت ہے اس کے علاوہ سپون لیک شونٹھر کے مقام کے بالکل مرکزی سڑک کے ساتھ ہے جو خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔

وادی موہری: اپر دو میل سے اندر کو ایک وادی ہے جسے موہری ویلی کہتے ہیں۔ یہ بے حد خوب صورت ہے۔ پر کشش نظاروں اور گلیشیر سے گھری ہوئی وادی موہری قدرت کا ایک شاہ کار ہے۔ اس مقام پر صدیوں پرانی بلیوآئس یعنی نیلی برف کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس مقام سے قدرتی سوراخ والے پہاڑ کا نظارہ ہوتا ہے۔ نیلی برف کے آس پاس بہت سے چھوٹے ندی نالے نکلتے ہیں جو آگے جا کر شونٹھر نالے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

رتی گلی جھیل: وادیِ نیلم میں مظفرآباد سے اسّی کلو میٹر کے فاصلے پر دواریاں کے قریب رتی گلی جھیل واقع ہے۔ اس سحر انگیز جھیل کو پریوں کی جھیل کہا جاتا ہے اس کے کنارے صدیوں پرانی برف کی چادر موجود ہے۔ اسی علاقے میں دو جھیلیں اور بھی موجود ہیں ایک لوات میں اور دوسری سرگن نالہ میں شاردا سے اٹھارہ میل دور کالا جندر کے مقام پر واقع ہے۔(۱۲) رتی گلی جھیل کا پہلا نظارہ یوں ہوتا ہے جیسے زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی ہو جائے۔ وسیع و عریض سرسبز و شاداب میدان، سرخ پہاڑ، بادلوں کا بسیرا اور گلیشیر سے بہتا پانی پر لطف منظر پیش کرتا ہے۔ جھیل میں سطح کی شکل کے گلیشیر بھی بنے ہوئے ہیں۔ رتی گلی جھیل وادیِ نیلم میں واقع الپائن گلیشئرز جھیل ہے یعنی اس کے پانیوں کا ماخذ و منبع اس علاقے میں موجود گلیشیر ہیں۔ یہ جھیل سطحِ سمندر سے ۳۷۰۰ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔(۱۳) یہ علاقے کا مشہور سیاحتی مقام ہے۔ یہ علاقے کی سب سے بڑی جھیل ہے جس کے اطراف میں چھبیس چھوٹی بڑی غیر معروف جھیلیں ہیں۔

رتی گلی سمال جھیل: رتی گلی بیس کیمپ سے دس سے پندرہ منٹ کی پیدل مسافت پر یہ جھیل سریاں سر کہلاتی ہے۔ اس جگہ پانی کے بہت سے حوض/ذخیرے ہیں جنھیں مقامی زبان میں سر کہتے ہیں اسی نسبت سے یہ جگہ سریاں سر کہلاتی ہے، اس جگہ ایک آب شار اور مقامی ڈھوک اور ڈھارے موجود ہیں جہاں مقامی لوگ موسم گرما کے دوران رہائش رکھتے ہیں۔(۱۴)

چیچ/سوپون جھیل: یہ جھیل وادیِ نیلم میں شونٹھر کے مقام پر موجود ہے اس کی شکل چیچ جیسی ہے۔ قدرتی طور پر بنی ہوئی یہ جھیل اپنی دل کشی میں اپنی مثال آپ ہے۔اس کی گہرائی کا اندازہ لگانا خاصا مشکل ہے۔ جھیل کے ارد گرد مختلف پھولوں کی اقسام پائی جاتی ہیں جو اس جھیل کی خوب صورتی کو چار چاند لگاتے ہیں۔یہ جھیل سڑک کے ساتھ واقع ہے لیکن سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہے۔

ہنس راج جھیل: یہ جھیل وادیِ نیلم آزاد کشمیر میں واقع ہے۔اس جھیل کا مقامی نام رتہ سر ہے جس کی وجہ شہرت اس کے اطراف میں موجود لال رنگ کے پہاڑ ہیں۔یہ جھیل رتی گلی بیس کیمپ سے لگ بھگ ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت پر واقع رتی گلی اور نوری ٹاپ کے درمیان واقع ہے۔اس کی دوسری جانب بہ راستہ سرال جھیل وادی کاغان کی مشہور دودی پت سر کا ٹریک بھی کیا جاسکتا ہے۔موسم سرما میں یہ جھیل بھی وادیِ نیلم کی دیگر جھیلوں کی مانند برف سے ڈھک جاتی ہے۔

کالا سر جھیل: وادیِ نیلم میں تین جھیلیں کالا سر ا، کالا سر ۲، کالا سر ۳، کے نام سے مشہور ہیں۔ہنس راج جھیل سے کالا سر ا ایک گھنٹے کی پیدل مسافت پر ہے۔کالا سر ۳، ۲ کے لیے مزید کچھ گھنٹوں کی مسافت درکار ہوتی ہے۔

گھٹیاں جھیل: یہ جھیل رتی گلی بیس کیمپ سے لگ بھگ چار گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔یہ ٹریک رتی گلی سے ہنس راج/کالا جھیل سے ہوتا ہوا گھٹیاں جھیل تک پہنچتا ہے۔اس جھیل کا منظر کالا سر سے بہ آسانی نظر آتا ہے، نوری ٹاپ کے آخر پر شاردا یا سرگن سے آنے والے برج یا نالے کے ساتھ راستہ چار سے پانچ گھنٹوں کی مسافت کا ہے۔

سرال اور مون جھیل: یہ دونوں جھیلیں وادیِ نیلم کا حصہ ہیں۔سرال جھیل اور مون جھیل ایک ہی راستے میں آتی ہیں۔ان تک پہنچے کے لیے چار راستے استعمال ہوتے ہیں پہلا بیسل اور دودی پت سر سے آتا ہے دوسرا جلکھڈ، نوری ٹاپ سے میاں صاحب روڈ سے سرال تک آتا ہے تیسرا نوری ٹاپ پر سامنے سے آنے والے نالے کے ساتھ کشمیر کی جانب آتا ہے چوتھا گموٹ نالے کے ساتھ چلتے آئیں تو یہ سرال اور مون جھیلوں تک لے جاتا ہے۔

رام چکور/ چھر والی جھیل: یہ جھیل بھی سرال وادی میں چار سے پانچ گھنٹے کی پیدل مسافت پر واقع ہے۔ رام چکور ایک پرندے کی بہتات کی وجہ سے اسے رام چکور جھیل کہتے ہیں جب کہ مقامی نام پھرڑ ناڑ ہے۔ گموٹ، حبہ بیک اور سرگن کے راستے یہاں تک پہنچا جا سکتا ہے۔

ملاں والی جھیل: ملاں والی جھیل جسے ملاں والی ناڑ بھی کہتے ہیں یہ بھی مون جھیل اور رام چکور جھیل کے قریب واقع ہے۔ مون جھیل، رام چکور جھیل اور ملاں والی جھیل کی ایک ساتھ سیاحت کی جا سکتی ہے۔ یہ خوب صورتی میں لاجواب ہے اور دیکھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے جس کی وجہ سے سیاح اس کی طرف کھنچے آتے ہیں۔

بٹ کنالی جھیل: جاگراں سے شال تک گاڑی سے سفر کے بعد سات آٹھ گھنٹے کا پیدل ٹریک ڈھوک کنڈی سے اوپر اٹھتا ہے اور ڈھوک کنڈی بٹ کنالی تک پہنچتا ہے، جہاں سے ملاں والی جھیل کا راستہ تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر کا پیدل بنتا ہے جس کی مدد سے بٹ کنالی جھیل تک پہنچنا ممکن ہوتا ہے۔

پتلیاں جھیل: پتلیاں جھیل تک پہنچنے کے لیے کنڈل شاہی، اٹھ مقام، کیرن سے ہوتے ہوئے نگدر اور کٹن گلی جیسے علاقوں سے گزر کر پتلیاں جھیل تک پہنچنا پڑتا ہے۔ یہ جھیل قدرت کا ایک شاہ کار ہے۔ جھیل تک پہنچ کر ایک سحر طاری ہو جاتا ہے۔ جھیل کے اطراف میں گلیشیر ہیں جو اپنے وجود کو پگھلا کر اپنے پانی سے جھیل کو دوام بخش رہے ہیں۔ جھیل کے اطراف میں سبزہ اور کھلے پھول اس کی خوب صورتی کو چار چاند لگاتے ہیں۔

چٹا کھٹا جھیل: یہ جھیل کشمیر کی دور افتادہ وادی شونٹھر میں واقع ہے۔ ۴۱۰۰ میٹر بلند اس جھیل تک جانا خاصا مشکل ہے اس لیے کم ہی لوگ اس کی سیاحت کی ہمت کرتے ہیں۔ یہ ایک خوب صورت جھیل ہے جس تک پہنچنے کا راستہ دل فریب ہونے کے ساتھ دشوار گزار بھی ہے۔ کیل سے کچھ آگے بہ ذریعہ جیپ کے بعد تقریباً دو دن کی مشکل ٹریکنگ کے بعد اس جھیل تک پہنچا جا سکتا ہے۔ چٹا کٹھا سر کی ایک وجہ شہرت ہری پربت کا دل موہ لینے والا نظارہ بھی ہے۔ آج تک کوئی بھی اس چوٹی کو سر نہیں کر سکا۔

سر جھیل: وادیِ نیلم میں دو میل بالا سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر دومڑی بیک میں سر جھیل موجود ہے کچھ حادثات ہونے کی وجہ سے اس جھیل کی ایک جانب کو چھوٹا کر دیا گیا ہے۔اس کے باوجود یہ جھیل ابھی تک موجود ہے۔

کشن جھیل: وادیِ نیلم میں کیل کے مقام پر سیلاب آنے کے بعد کشن جھیل وجود میں آئی ہے۔ یہ شونٹھر نالے اور دریاے نیلم کے درمیان واقع ایک خوب صورت جھیل ہے۔

ڈک سر جھیل: کیل سے جاناوائی گاؤں کا فاصلہ قریب دس کلو میٹر پر ہے۔گاؤں سے شمال کی جانب پاتال کی طرف نگاہ کرنے پر ایک بہت ہی اونچا پہاڑ نظر آتا ہے اسی پہاڑ کے ساتھ جاناوائی کی خوب صورت جھیل موجود ہے۔ جھیل کا مقامی نام ڈک سر ہے۔وادیِ نیلم میں تاؤبٹ جاتے ہوئے یہ جھیل راستے میں آتی ہے۔

مائی نارده جھیل: یہ جھیل ہندوؤں کے لیے مقدس مقام ہے اور ان کے اشنان کی جگہ ہے۔شاردا سے دو تین دن کے پیدل ٹریک کے بعد اس جھیل تک پہنچا جا سکتا ہے۔یہ لگ بھگ ۱۴۰۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

نوری جھیل: یہ جھیل عین نوری ٹاپ پر واقع ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے آگے ایک بہت بڑی آب شار موجود ہے یہ جھیل بھی قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔

کھر گام جھیل: یہ جھیل رتی گلی کے پیچھے واقع ہے۔رتی گلی کے پیچھے پہاڑ میں جو شگاف نظر آتا ہے اس کے اوپر کھر گام جھیل ہے۔یہ نسبتاً دشوار اور سخت پتھریلا راستہ ہے جو صرف پیشہ ور کوہ پیماؤں وغیرہ کے لیے موزوں ہے۔(۱۵)ایک اندازے کے مطابق وادیِ نیلم میں بیس سے تیس چھوٹی بڑی جھیلیں ہیں۔وادیِ نیلم میں دیواریاں رتی گلی، پتلیاں، دھاریاں، سرال اور چٹا کھٹا مشہور جھیلیں ہیں۔غیر معروف جھیلوں میں راہ والا سر، باٹا کنالی سر، مائی نارده، مچک، موری اور ڈک جھیل جیسی جھیلیں موجود ہیں۔ان جھیلوں کے علاوہ آزاد کشمیر میں بہت سے جھیلیں غیر دریافت شدہ ہیں جو ابھی منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔

دھنی آب شار: دھنی آب شار جسے دھنی نوسیری کے نام سے بھی جانا جاتا ہے یہ ضلع مظفر آباد میں واقع ہے جو مظفر آباد شہر سے اڑتیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔یہ وادیِ نیلم کی بلند ترین آب شار ہے۔

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۹۷، شمارہ ۲، مسلسل شمارہ: ۳۶۲، سال ۲۰۲۲ء

جھگر آب شار: گریس جھگر وادیِ نیلم میں ایک شان دار آب شار ہے جو پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے۔ سارا راستہ گھنے جنگل سے گزرتا ہے۔ یہ کیل وادیِ نیلم آزاد کشمیر سے تقریباً پونے گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ عین سڑک پر واقع ہے اس لیے پیدل نہیں چلنا پڑتا، سڑک کے بائیں جانب ہی سے اس حسین آب شار کا دیدار ہوتا ہے۔ اس کے مناظر حیرت انگیز ہیں اور یہ بہترین سیاحتی مقام ہے۔

الغرض وادیِ نیلم اپنی برف سے ڈھکی چوٹیوں، چشموں اور آب شاروں، پھول دار درختوں، پودوں اور جنگلی حیات کی کثرت کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔ یہ علاقہ پہاڑی سیاحت کے لیے بھی مثالی ہے۔ نانگا پربت کا ایک حصہ اس علاقے میں آتا ہے جس پر آزاد کشمیر میں سروالی چوٹی کا بلند ترین پہاڑ کا غلبہ ہے۔ مزید یہ کہ وادی کاغان کی طرح یہ دریائے نیلم اور جاگراں نالہ میں ماہی گیری اور زنگ لگانے کی سرگرمیوں کے لیے مشہور ہے جہاں ٹراؤٹ مچھلی کا ذخیرہ ہے۔ اس میں زیادہ تر پہاڑ ہیں جن میں یہ عظیم وادی واقع ہے۔ وادی میں گھنے جنگل، نہریں اور دریا ہیں۔ اس کی قدرتی خوب صورتی اندرون اور بیرون ممالک کے سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) سید سلیم گردیزی، سیاحت کشمیر (مظفر آباد: ہمالہ پبلیکیشنز، ۲۰۰۷)، ۵۔

(2) See Tourism Policy for AJK-2019.

(۳) ریاض اصغر ملوٹی، جھیل رتی گلی سفر نامی وادیِ نیلم (راولپنڈی، ۲۰۱۸) ۳۴۔

(۴) رشید شاہ فاروق، تاریخ ثقافت نیلم (۲۰۱۵)، ۲۳۔

(۵) محمد امجد چودھری، وادیِ نیلم (ہری پور: ماڈرن پرنٹرز صدر بازار)، ۱۲۔

(6) Bonnie Hinman, We Visit Pakistan, (Mitchell Lane Publisher, 2012), p.39.

(۷) سمیع اللہ عزیز منہاس، ناگ سے نیلم تک، (پینٹرز آف داڈے پبلشرز برطانیہ پاکستان، ۲۰۱۴)، ۵۷۔

(۸) محمد امجد چودھری، وادیِ نیلم (ہری پور: ماڈرن پرنٹرز صدر بازار)، ۱۵۔

(۹) خواجہ عبدالغنی، شاردا تاریخ کے ارتقائی مراحل، (آزاد کشمیر: ویری ناگ پبلشیرز میر پور، ۲۰۰۹)، ۱۷۔

(10) https://historypak.com/neelum-valley-paradise-of-kashmir/ (22 Agust 2021).

(11) Malik Zafar Ahmad, Nilam, (Ghazi Publications Athmuqam Azad Kashmir, 2016), p.114.

(۱۲) پروفیسر سردار ریاض اصغر ملوٹی،جھیل رتی گلی سفر نامی وادیِ نیلم ،(راولپنڈی،۲۰۱۸ء)، ۱۷۲۔

(13) https//www. Pakistantravelguide.pk (10 October 2021)

(۱۴) ریاض اصغر ملوٹی،جھیل رتی گلی سفر نامی وادیِ نیلم ،(راولپنڈی،۲۰۱۸)،۱۷۴۔

(15) https//www. Pakistantravelguide.pk (26 November 2021)

REFERENCES

(1) Sayyid Salīm Gardaizī, Sayyāḥat-i Kashmīr, (Muzaffarabad: Hamālia Publications 2007), p.5.

(2) See Tourism Policy for AJK-2019.

(3) Riaẓ Asghar Malotī, Jhīl Ratti Gali Safar Nama Vādi-i Nīlam, (Rawalpindi: 2018), p.34.

(4) Rashīd Shah Farūq, Tārīkh-i Saqāfat-i Nīlam, (2015), p.23.

(5) Muḥammad Amjad Chaudharī, Vādi-i Nīlam, (Haripur: Modren Printers), p.12.

(6) Bonnie Hinman, We Visit Pakistan, (Mitchell Lane Publisher, 2012), p.39.

(7) Sami Ullah ‘Aziz Minhas, Nāg Se Nīlam Tak, (Printer of the Day Publishers, Pakistan 2014), p.57.

(8) Muḥammad Amjad Chaudharī, Vādi-i Nīlam, (Haripur: Modren Printers), p.15.

(9) Khvaja ‘Abdul Ghani, Shārda Tārīkh ke Irtaqāī Marāḥil, (Azad Kashmir: Varināg Publishers 2009), p.17.

(10) https://historypak.com/neelum-valley-paradise-of-kashmir/ (22 Agust 2021).

(11) Malik Ẕafar Aḥmad, Nīlam, (Ghazi Publications Athmuqam Azad Kashmir, 2016), p.114.

(12) Riaẓ Asghar Malotī, Jhīl Ratti Gali Safar Nama Vādi-i Nīlam, (Rawalpindi: 2018), p.172.

(13) https//www. Pakistantravelguide.pk (10 October 2021)

(14) Riaẓ Asghar Malotī, Jhīl Ratti Gali Safar Nama Vādi-i Nīlam, (Rawalpindi: 2018), p.174.

(15) https//www. Pakistantravelguide.pk (26 November 2021)